بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۱

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ، ۲۰ رجب ۱۴۰۲ھ، ۱۵ ہجرت ۱۳۶۱ ہش، ۱۵ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

ہلکے چکروں کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمہ وقت خدمتِ دین میں مصروف رہنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ؛

ربوہ ۱۳ ہجرت/مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

"طبیعت ہائی بلڈ پریشر، سردرد اور نقاہت کی وجہ سے ناساز ہے۔"

احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ؛

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ امریکہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ کے گلے کا اپریشن امریکہ میں ہوا جو کامیاب رہا ہے اب زخم میں درد، گردن میں کھچاؤ اور نقاہت باقی ہے احباب ان کی اہلیہ کی کامل صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد جہلمی سیکرٹری وکیل التبشیر)

• خاکسار کی طبیعت دل کے عارضہ سے ابھی تک زیادہ خراب ہے۔ دن رات گھبراہٹ اور بے چینی رہتی اور دل کی حرکت بے قاعدہ ہے کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے ڈاکٹر ہسپتال میں داخلے کے لئے کہتے ہیں مگر میرے حالات اجازت نہیں دیتے۔

احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور کارآمد زندگی سے نوازے

(محمد صدیق امرتسری A-۴۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔)

کیا آپ ؟
۲ — چندہ عام
۲ — حصہ آمد
۲ — چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟

بحرِ حکمت کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

غیبت کرنا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ (تعالیٰ) بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ ؟ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا، اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ ۳۵۷)

سیدنا (حضرت اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں:۔

"غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں، لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۴۱)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۱، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ رجب ۱۴۰۲ھ
۱۵ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

دہری ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کا سہل طریق

ایک حقیقی مومن کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ خود ہی ہدایت کے راستہ پر گامزن نہ ہو بلکہ دوسروں کو بھی ہدایت کے راستہ کی طرف بلائے اور انہیں اس پر گامزن ہونے کی تلقین کرے۔ اسے اس امر کا مکلف کیا گیا ہے کہ وہ صرف اپنی نجات کی ہی فکر نہ کرے بلکہ دوسروں کی نجات کے لئے بھی کوشاں ہو اور ان کے لئے حصولِ نجات کا وسیلہ بنے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مومن پر دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک خود اپنی نجات کی ذمہ داری اور ایک دوسروں کو نجات کا مستحق بنانے کی ذمہ داری۔

جو جتنا زیادہ قریبی ہوتا ہے مومن کی توجہ کا اتنا ہی زیادہ مستحق ہوتا ہے لیکن اس کی ذمہ داری صرف قریبی رشتہ داروں اور آس پاس والوں کی اصلاح تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس میں درجہ بدرجہ توسیع ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ حسب استطاعت والطاقت نوعِ انسانی کا کوئی فرد بھی اس کے دائرۂ اصلاح سے باہر نہیں رہتا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے حکم ہوا۔ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء آیت ۲۱۵) یعنی یہ کہ اپنے اہل خاندان کو حق کی دعوت دے۔ پھر نزول قرآن کی اللہ تعالےٰ نے یہ غرض بیان کی کہ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا (الشوریٰ آیت ۸) تاکہ اے رسول! تو اور اطرافِ مکہ والوں کو ہوشیار کرے اور پھر آپ کی بعثت عامہ کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ آیت ۶۸) یعنی اے رسول! جو پیغام تجھ پر اتارا گیا ہے اسے تمام انسانوں تک پہنچا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اللہ کا ایک پیغام بھی نہ پہنچایا ہو اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت، بعثتِ عامہ تھی اور ہے لیکن آپ کا یہ فرض قرار دیا گیا کہ آپ اپنی دعوت کو قریبی رشتہ داروں مکہ اور آس پاس والوں اور پھر درجہ بدرجہ تمام انسانوں تک پھیلاتے اور عام کرتے چلے جائیں۔

اسی طرح مومنوں کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اس بات کو کافی نہ سمجھیں کہ وہ خود ایمان لے آئے ہیں اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لا رہے ہیں بلکہ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال، اہل ملک اور تمام بنی نوع انسان کو ہدایت کا رستہ دکھائیں اور بلا استثناء سب ہی کی نجات کے لئے کوشاں ہوں چنانچہ جہاں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۷) یعنی یہ کہ اپنی جانوں کو بھی اور اپنے اہل کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ وہاں ساتھ ہی انہیں یہ بھی یاد کرایا کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱) یعنی تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی لئے تم انسانوں کو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ الغرض مومنوں پر خود ہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی نجات یافتہ بنانے کی دہری ذمہ داری عائد کی گئی ہے اس لحاظ سے ان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اس طرح زندگی گزاریں کہ وہ دیگر معاشی اور معاشرتی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دہری ذمہ داری بھی کما حقہ ادا کر سکیں۔

آج کل کی مصروف زندگی میں اس دہری ذمہ داری کو پوری مستعدی سے ادا کرنا اتنا آسان نہیں رہا ہے جتنا کہ پہلے ہوا کرتا تھا۔ تاہم سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالےٰ کے اذن اور اس کی منشاء کے مطابق جماعت میں ایک ایسی بابرکت تحریک جاری کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس دہری ذمہ داری کو ادا کرنا ہمارے لئے ازحد آسان ہو گیا ہے اور وہ ہے وقفِ عارضی کی انتہائی بابرکت تحریک۔ اس تحریک کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد خود اپنے نفس کی بھی اصلاح کرے اور دوسروں کے نفوس کی اصلاح کا فریضہ بھی ادا کرے اور اس طرح اس دہری ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کی کوشش کرے جو حقیقی مومن ہونے کی حیثیت میں اس کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہر چند کہ ہر واقف وقفِ عارضی کو (جو دو سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ وقف کرتا اور اپنے خرچ پر کسی علاقہ میں جا کر اپنے آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کے لئے پیش کرتا ہے) دوسروں کی اصلاح کا موقعہ میسر آتا ہے۔ تاہم اس کا یہ عزم اور ارادہ خود اس کے اپنے نفس کی اصلاح اور تزکیہ کا ایک انمول موقع فراہم کر دیتا ہے اور وہ بیک وقت اس دہری ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے قابل ہو جاتا ہے جو ایک حقیقی مومن اور احمدی ہونے کی حیثیت میں اس پر عائد کی گئی ہے اور وہ ہے خود اپنی اور دوسروں کے نفوس کی اصلاح کی دہری ذمہ داری۔ چنانچہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز وقفِ عارضی کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا

باقی صفحہ پر

ثنائے خیر البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تُو شہِ دنیا و دیں ہے تُو دلوں پر حکمراں
واقفِ اسرارِ فطرت تُو خدا کا راز داں

نور سے چمکا ترے ہر ذرّۂ کون و مکاں
تُو حقائق اور معارف کا ہے بحرِ بیکراں

تیرے آنے سے باحسن وہ نمایاں ہو گیا
جو ہر انسان جو اب تک تھا پردوں میں نہاں

تُو شفیع الناس ہے خیر البشر بحر العطا
ایک موجِ فیض سے سیراب ہے بزمِ جہاں

تجھ کو مدح کی نہیں حاجت حبیبِ کبریا
عرش پر گاتے ہیں تیری مدح میں کرّوبیاں

تجھ پہ اُتری عرش سے کامل ہدایت کی کتاب
تُو ہے انوارِ ہدایت ہادیٔ آخر زماں

تیرا ہر قول و عمل ہے شرحِ قرآنِ مجید
ذات تیری ذاتِ باری کا ہے تابندہ نشاں

فتح مکّہ پر ترے عفو و عطا کو دیکھ کر
صدقِ دل سے لائے ایماں بُت پرست و بُت گراں

تا ابد تُو ہی خدا کے راستے کا رہنما
تجھ کو پہچانا تو پایا جلوۂ یارِ نہاں

سرزمینِ اندلس طارق نے روندی تھی کبھی
اب ترے خدّام نے گاڑا ہے جھنڈا پھر وہاں

وسعتِ دُنیا تلک پہنچے ہیں پھر تیرے غلام
ٹوکیو سے کیلگری تک کارواں در کارواں

ڈالتے ہیں لوگ تو ڈالیں ستاروں پر کمند
ہم بنائیں گے جہاں والوں کو تیرا مدح خواں

مدحتِ آقا کہاں اور بے ہنر نادر کہاں
یہ ترا لطفِ کریمانہ ہے شاہِ دو جہاں

(محمد اسمٰعیل نادر۔ قریشی۔ اردو منزل۔ راولپنڈی چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اک نمونہ خلوص و محبت کا ❖ خدمتِ خلق کا محبت کا"

الحاج میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی فیصل آباد کی یاد میں

محترم چوہدری عبدالغنی صاحب، ۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ فیصل آباد

"ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما"

محترم میاں غلام احمد صاحب قادیان دارالامان کے متصلہ گاؤں "نواں پنڈ" میں ۱۹۳۲ء میں حضرت بابو نواب الدین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے والدِ محترم نے ۱۹۴۰ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی۔ آپ کے برادر اصغر میاں مبارک احمد صاحب باپ کی وفات سے ایک ماہ بعد پیدا ہوئے۔ جبکہ آپ کے دوسرے بھائی الحاج میاں نذیر احمد صاحب بھی بچے ہی تھے۔ اس عالم بیچارگی میں شفقتِ پدری سے محرومی ایک جانکاہ المیہ تھا۔

اس آڑے وقت میں چچا محترم چوہدری فتح الدین صاحب ٹھیکیدار مقیم حاجی پور ضلع ہوشیار پور نے آپ سب کو اپنی کفالت میں لیا۔ اور بکمال شفقت تینوں بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ کما حقہٗ ادا کیا۔

مادرِ مہربان موصیہ اور دعا گو خاتون تقریباً ساری عمر بچوں کی تربیت میں لگی رہیں اور بالآخر ۱۹۵۶ء میں وہ بھی داغ مفارقت دے گئیں۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو یہ کنبہ دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ لائلپور میں سکونت پذیر ہوا۔ بدلے ہوئے حالات میں فکرِ معاش دامن گیر ہوا تو صغیر سنی میں ہی چچا موصوف کے ساتھ معمولی کاروبار کرنے پر مجبور ہوئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی کاروباری صلاحیتیں اجاگر ہوتی گئیں۔ نتیجۃً رزاق خدا نے کاروبار میں اس قدر وسعت دی کہ غلہ منڈی میں ایک ذاتی دوکان خریدنے کی استطاعت پائی۔ اور تینوں بھائیوں نے انصاف کمپنی کے نام پر الگ کاروبار شروع کر دیا۔

محترم میاں صاحب کی غائت درجہ دیانت اور صداقت کے باعث ملک کے طول و عرض سے بیوپاری حضرات انصاف کمپنی کے ذریعے خرید و فروخت کو ترجیح دینے لگے۔ اور قلیل عرصہ میں انصاف کمپنی نے مقبولیتِ خاص و عام کی سند حاصل کر لی۔

کاروباری حضرات آپ سے مشورہ لیتے تو آپ نہ صرف دیانتدارانہ مشورہ دیتے بلکہ کامیابی کے لئے دعا بھی کرتے۔ دکان پر کسی مال کا سودا اپنے لئے کرتے کوئی پاس بیٹھا کہتا کہ میاں صاحب یہ سودا مجھے دے دیں تو بلا تامل ہاں کر دیتے۔ زمین اور مکان اپنے لئے خریدتے، کوئی دوست اپنے لئے مطالبہ کرتا تو بخوشی بلا منافع دست بردار ہو جاتے۔ غرضیکہ:۔

"اک نمونہ خلوص و محبت کا۔ خدمتِ خلق کا محبت کا"

ہر آن اللہ تعالیٰ بھی اپنے افضال نازل کرتا گیا ۱۹۷۴ء میں ربوہ میں ایک رائس فیکٹری لگانے کی توفیق ملی۔ اہل ربوہ کی سہولت کی خاطر ایک برف کا کارخانہ بھی لگایا۔ جماعتی اداروں کی وساطت سے ضرورت مندوں اور مسافروں کو برف مہیا کرتے میں دلی مسرت اور تسکین پاتے بعد ازاں رائس آٹومیٹک شیلر اور ڈرائی پلانٹ نصب کئے۔ جو احمد شیلر کے نام سے برآمد کے لئے حکومت کو معیاری چاول مہیا کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ محترم میاں صاحب مرحوم جلسہ سالانہ پر غیر ممالک سے آنے والے وفود کو واپسی پر وکالت تبشیر کی وساطت سے رائس پیکٹ تحفۃً پیش کرتے اس طرح سے ربوہ کے اس مثالی شیلر کو عالمی شہرت بھی حاصل ہے۔

موصوف اعلیٰ درجہ کے زیرک۔ معاملہ فہم اور انصاف پسند انسان تھے۔ جماعتی معاملات کی مصالحت کے سلسلہ میں محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد کی نظرِ انتخاب بھی آپ ہی پر پڑتی۔ طرفین میں سے کوئی کتنا ہی عزیز اور محترم ہوتا بے جھجک حق پر مبنی فیصلہ کرتے۔

غلہ منڈی میں کوئی تنازعہ ہوتا تو فریقین آپ کو ثالث مانتے اور آپ حکمت اور دانائی سے ایسا فیصلہ دیتے کہ کسی کو اس سے معذرت نہ ہوتا۔

۱۹۷۴ء میں حالات نامساعد ہوئے تو بیوپاریوں کو ٹیلیگرام دلا دیں کہ اپنی اجناس اور رقمیں حاصل کر لیں۔ لیکن کسی ایک نے بھی ایسا نہ کیا۔ بلکہ جواباً کہا کہ اگر نقصان ہوا تو تلافی آپ کے ذمہ نہ ہوگی۔

آپ پر ان لوگوں کو اتنا اعتماد تھا، ہاں کچھ جان کے درپے بھی تھے۔ ان دنوں ایک دوست از راہِ ہمدردی آپ کے گھر پر بغرض مشورہ تشریف لائے کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے بہتر ہے کہ آپ اپنے عقیدہ میں تبدیلی کر لیں۔ میاں صاحب نے جواب دیا، میرے تو بچوں کو بھی اگر میری آنکھوں کے سامنے قتل کر ڈالیں تو برداشت کر لوں گا۔ لیکن جو آپ کہتے ہیں وہ مجھے گوارا نہیں۔ اس جواب سے وہ شخص بہت متاثر ہوا۔ اسی دوران آپ اپنے دو بیٹوں کے ساتھ تین دن حوالات میں بھی رہے۔ ؎

آئینۂ حق نما ہیں اس دور میں ہم
اے دیدۂ حق شناس پہچان ہمیں

آپ ملک و قوم کے لئے بھی غیرت کا پیکر تھے۔ ۱۹۶۵ء میں اپنے بھائی میاں نذیر احمد صاحب کو ملٹری ریزرو فورس کے تحت محاذِ جنگ پر جانے کے لئے الوداع کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جوانمردی سے ملک کا دفاع کریں یا تو غازی بن کر لوٹیں یا شہید میں آپ کی پیٹھ پر گولی کا نشان نہیں دیکھنا چاہتا۔

امامِ وقت سے والہانہ محبت تھی۔ حضور کے ہر حکم کی تعمیل کرنا بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ حضور بھی آپ سے بہت پیار کرتے حضور کے شفیقانہ اور دعائیہ مکتوب مرحوم کے ذاتی کاغذات میں محفوظ ہیں۔

چندہ جات بشاشتِ قلبی سے ادا کرتے تحریک جدید، وقفِ جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن نصرت جہاں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ، تعمیر ایوانِ محمود اور گیسٹ ہاؤسز میں آپ نے دل کھول کر حصہ لیا۔ محترم جناب امیر صاحب نے صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک احباب جماعت کے سامنے پیش کی تو مرحوم نے مبلغ ایک لاکھ گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے کا وعدہ پیش کیا اور دوستوں کو اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ مالی حالات اس کثیر رقم کی ادائیگی کے بظاہر متحمل تو نہ تھے۔ لیکن اس وقت خالقِ حقیقی کے ساتھ سودا کرنے میں دیری کر گئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے حینِ حیات میں آٹھ اقساط باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ بقیہ رقم آپ کے بھائی ادا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنی زندگی میں جائیداد کی تشخیص کروا کر حصہ جائیداد خود ادا کیا۔ وفات پر جو جائیداد اور اشیاء مزید بطور ترکہ چھوڑیں۔ ان کا حصہ جائیداد بھائیوں نے قبل از تدفین ادا کیا۔ الحمدللہ۔

مہمان نوازی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ مہمانوں کی آمد پر حلقہ کے دوستوں کو بھی کھانے پر اکثر مدعو کرتے۔ ایسے موقعوں پر چھوٹے بچوں کو بھی شامل کرتے۔ مہمانوں کو نفیس ترین چیزیں پیش کرتے۔

جلسہ سالانہ اور مرکزی اجتماعات کے ایام میں اپنی قیام گاہ پر سینکڑوں مہمانوں کی مہمان نوازی کو سعادت خاص سمجھتے اور انہیں ہر سہولت بہم پہنچانے میں ہر وقت کمربستہ رہتے۔ پو پھٹنے سے پہلے ہی خود تمام کوٹھی کی صفائی کرتے۔ غیر معمولی حسن سلوک کے باعث مہمان آپ کے گرویدہ ہو جاتے اور آپ کو دعائیں دیئے بغیر نہ رہتے۔

اجناس کی خرید میں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرتے اچھی اجناس جہاں سے بھی میسر ہوئیں سستے داموں خرید کر مہیا کرتے کئی سالوں سے جلسہ سالانہ کے لئے ۶۰ من نمک عطیۃً بھیجتے اور اپنے رفیقِ خاص محترم ملک غلام احمد صاحب آف کنری کو مرچ کی فراہمی کے لئے تحریک کرتے۔

جلسہ سالانہ پر ایک سال نان بائی ہڑتال پر اتر آئے۔ تو میاں صاحب کو متبادل انتظام کے لئے ارشاد ہوا۔ آپ اسی وقت جڑانوالہ گئے۔ اور صبح ہوتے ہی نان بائی لے کر ربوہ پہنچ گئے ایک دفعہ آلوؤں کی کمی محسوس ہوئی۔ جلسہ گاہ سے بذریعہ اعلان آپ کو طلب کیا گیا۔ آپ فوراً فیصل آباد سبزی منڈی پہنچے۔ نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ آپ ایک نزدیکی مسجد میں نماز ادا کرنے لگے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ گرد ہو کر الجھنے لگے کہ تم نے ہماری مسجد میں نماز کیوں پڑھی ہے واپسی پر ہمیں یہ واقعہ سنایا آپ نے بڑی برجستگی سے انہیں کہا۔ کہ میں تو خدا کا گھر سمجھ کر نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آیا تھا۔ اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں معافی کا خواستگار ہوں اس پر وہ کچھ نادم سے ہو کر چلے گئے۔ ؎

کیف سے بزم کی سرشار فضا ہو جائے۔
دوستو! تذکرۂ اہلِ وفا ہو جائے۔

نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ چھوٹے بڑوں کو نماز باجماعت کی تلقین کرتے رہتے۔ نمازیں حد درجہ خضوع اور خشوع سے ادا کرتے تھے۔ نماز تہجد کے لئے بلا ناغہ دو بجے بیدار ہو جاتے اور نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد کچھ استراحت کے بعد کام پر جاتے۔ ہر وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیرِ لب تسبیحات اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ حضرت اقدس کے شعر خوش الحانی سے پڑھتے رہتے۔

۱۹۷۱ء میں رب العزت نے حج بیت اللہ کی توفیق بخشی۔ تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی۔ سفرِ حج کی مفصل ڈائری مرتب کی۔ جس کے مطابق کہیں تو آپ کسی مریض کو ہسپتال لے جا رہے ہیں، کہیں کسی کی تدفین میں مصروف نظر آتے ہیں۔ کہیں کمزور اور ضعیف العمر بڑھیا کو سہارا دے رہے ہیں، اور کہیں وقارِ عمل کے ذریعہ گرد و پیش کی صفائی میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ المختصر آپ کی تمام ڈائری خدمتِ خلق کے کاموں سے عبارت ہے۔

۱۹۴۷ء کے بعد دو دفعہ آپ کو قادیان کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

امامِ وقت کی جاری کردہ تحریک وقفِ عارضی میں بھرپور حصہ لیا کرتے۔ آپ کوٹلی اور گوئی (آزاد کشمیر) رحیم یار خاں اور کئی دیگر مقامات پر وقفِ عارضی پر گئے اور اپنے علم و عمل سے احبابِ جماعت میں بیداری پیدا کرنے میں کوشاں رہے۔

مارچ ۱۹۶۸ء میں بمقام گوئی وقفِ عارضی پر گئے تو راقم الحروف وفد کا امیر تھا۔ مرحوم نے اطاعت کا عدیم المثال مظاہرہ کیا۔ گفتگو اور ہر کام شروع کرنے سے پہلے مجھ ناچیز سے اجازت طلب کرتے۔ اس طریق کار کا افرادِ جماعت پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ کمال حکمتِ عملی سے ان کی بعض کمزوریوں کی نشان دہی کئے بغیر اصلاح کر دیتے۔ "گوئی" کا علاقہ شمالاً جنوباً ۳ میل اور شرقاً غرباً ۵ میل تک ممتد ہے اور تنظیمی لحاظ سے چھوٹے چھوٹے کئی حلقہ جات میں منقسم ہے پندرہ یوم کے مختصر قیام میں ہم کئی کئی بار ان تمام حلقہ جات میں گئے جہاں میاں صاحب کے حسنِ سلوک سے احباب اُن سے اس قدر مانوس ہو گئے کہ وقفِ رخصت اُن کی آنکھیں پُرنم تھیں اور دل مغموم۔ دوسرے دوست بھی گھنٹوں ہماری مجالس میں بیٹھتے۔ مرحوم اُن سے بڑے ہی دل نشین پیرائے میں گفتگو کرتے اور انہیں احمدیت سے متعارف کراتے۔ (باقی)

بقیہ: اداریہ

بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرنے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۷۷ء)

ایسی بابرکت تحریک جس میں شمولیت سے خود اپنے نفس اور دوسروں کے نفوس کی اصلاح کا انمول موقع میسر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ دہری ذمہ داری ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے ہمارے لئے نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ ایسی بابرکت تحریک میں تو کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لے رہا ہو۔ اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمایا ہے:

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء)

وقفِ جدید کے لیے واقفین کی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احبابِ جماعت کے نام پیغام:

"اس وقت اشد ضرورت وقفِ جدید کو وقفِ جدید کے واقفین کی ہے ..... میرا یہ پیغام ہر گاؤں میں پہنچا دیا جائے کہ ہمیں بچے دو۔ ہمیں بچے دو تا بڑوں کی ہم تربیت کر سکیں۔ ہمیں بچے دو تا ہم آئندہ آنے والی نسل کی ابتدائی تربیت کر سکیں۔"

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

مجھے یاد آیا کہ میں نے زرہ بکتر پہنی ہوئی ہے

حضرت ضرارؓ ایک جنگ میں شامل تھے قیصر کی فوجوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی تھی کہ اس کی طرف سے ایک جرنیل نکلا جس نے بہت سے مسلمان سپاہی مار ڈالے۔ حضرت ابو عبیدہؓ جو اسلامی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔ انہوں نے ضرارؓ کو بلایا اور کہا۔ اب تم اس جرنیل کے مقابلہ کے لئے جاؤ۔ وہ نکلے اور جرنیل کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے مگر یکدم انہوں نے اپنی پیٹھ موڑی اور خیمہ کی طرف بھاگ پڑے۔ ان کا بھاگنا تھا کہ اسلامی لشکر میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ اور عیسائیوں نے خوشی سے نعرہ بلند کیا کہ اتنا بڑا آدمی ہمارے جرنیل کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ نکلا ہے۔

حضرت ضرارؓ جب واپس بھاگے تو کمانڈر انچیف نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جاؤ اور پتہ لو کہ کیا ہوا ہے اور وہ کیوں میدان سے بھاگا ہے۔ وہ شخص ان پاس پہنچا تو اس وقت ضرارؓ اپنے خیمہ سے نکل رہے تھے۔ اس شخص نے کہا ضرارؓ آج تم نے سب مسلمانوں کو ذلیل کر دیا ہے اور سب میں مایوسی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ کیونکہ تم اس جرنیل کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ بتاؤ تمہیں کیا ہوا تھا اور تم کیوں بھاگے۔ اُس نے کہا بات یہ ہے کہ جب میں اُس جرنیل کے مقابلہ کے لئے نکلا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا تو یکدم مجھے یاد آیا کہ میں نے زرہ بکتر پہنی ہوئی ہے۔ زرہ پہننے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تلوار بھی جسم پر اثر نہ کرے اور نیزہ بھی جسم پر اثر نہ کرے۔ وہ لوہے کی ایک مڑی ہوتی ہے اور اگر اچھی مضبوط زرہ ہو تو تلوار نہ صرف اسے کاٹ نہیں سکتی ہے بلکہ زرہ پر لگنے کی وجہ سے خود خراب ہو جاتی ہے۔ تو انہوں نے کہا آج صبح میں نے زرہ پہن لی تھی۔ جو اُس وقت بھی میں نے پہنے ہوئی تھی۔

جب میں اس کے سامنے ہوا تو چونکہ یہ جرنیل نیزہ زنی اور تلوار چلانے کا بڑا مشاق ہے۔ اس لئے میرے دل نے کہا اے ضرار کیا تجھے خدا تعالیٰ کی ملاقات سے اتنی نفرت ہے کہ اس بہادر جرنیل کے سامنے تو زرہ پہن کر کھڑا ہوا ہے۔ تاکہ تو مارا نہ جائے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر آج میں مارا گیا تو میرے لئے جہنم کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ خدا کہے گا کہ تجھے میرے ملنے کی خواہش نہیں تھی اگر خواہش ہوتی تو تو زرہ پہن کر کیوں لڑتا۔ چنانچہ میں دوڑا اور اپنے خیمہ میں آیا تاکہ زرہ اتار دوں اور اگر اس لڑائی میں مارا جاؤں تو اللہ تعالیٰ سے خوشی اور بشاشت کے ساتھ ملوں۔ تو یہ یوم عزیز وہی ہے جس میں خدا تعالیٰ کی ملاقات ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی ملاقات وہی ہے جس سے خوشی اور سکون حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۵۴/۲۵۵)

(نصیر احمد خان۔ لاہور)

مجھے بھی پڑھئے

الفضل کے کالم "افکارِ عالیہ" کے لیے قارئین الفضل حضور کے جو اقتباسات بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ان کے لیے جو اقتباسات بھجوائیں وہ صاف ستھرے لکھے ہوں، نیز اقتباس کا صحیح اور پورا حوالہ ساتھ لکھیں اور اقتباس لکھ لینے کے بعد اسے اصل تحریر سے ملا بھی لیا کریں۔ شکریہ۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوہا ... انسان کی بنیادی ضرورت

(محترم عبدالرشید زاہد صاحب ۔ کراچی)

لوہا انسان کی عملی زندگی کی ضروریات میں ایک بنیادی ضرورت کا حکم رکھتا ہے ۔ اور آج کی دنیا میں تو گویا یہ لازم و ملزوم ہو گیا ہے ۔ کیونکہ یہ ایک ایسی دھات ہے جو دھاتوں میں سے نہایت ارزاں ہونے کے ساتھ ساتھ از حد نفع رساں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس دھات کا خاص طور پر ذکر کر کے اس کے فوائد کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

(سورۃ الحدید آیت ۲۵)

کہ ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی طاقت و قوت ہے اور بنی نوع انسان کے لئے بہت فائدے ہیں۔

لوہے کی اس اہمیت کے پیش نظر آیئے اس کی زندگی کے مختلف مراحل اور حالات کا مطالعہ کریں۔

تاریخی پس منظر۔ لوہے یا فولاد کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا رہا ۔ انیسویں صدی سے پہلے اس لفظ کا استعمال آلات حرب سے متعلق تھا ۔ لیکن موجودہ زمانے میں صنعتی اعتبار سے فولاد سب سے زیادہ کارآمد دھات ہے فولاد، لوہے اور کاربن کا بھرت (Alloy) ہے ۔ ۱۸۷۰ء میں دنیا کی فولاد کی کل پیداوار ۵ لاکھ ٹن تھی۔ جبکہ ۱۹۷۰ء میں تقریباً ۵۳۰ لاکھ ٹن ہو گئی ہے ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فولاد سازی میں نمایاں تبدیلیاں ہوئیں جس سے دنیا کی اقتصادی فضا میں ایک انقلاب برپا ہو گیا ۔ اور فولاد سازی نے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی صنعت کی شکل اختیار کر لی۔

دھاتوں کا زمانہ تقریباً چار ہزار سال قبل از مسیح شروع ہوا ۔ زمانہ قدیم سے حکومتیں لوہے میں خاص دلچسپی لیتی رہیں ۔ پرانی تحریروں سے واضح ہوا ہے کہ فولاد کا ماخذ حیدرآباد (برصغیر پاک و ہند) کا صوبہ تھا کیونکہ وہاں پر اس کے بننے کا زمانہ ارسطو نے ۳۸۶ سال قبل مسیح ریکارڈ کیا تھا ۔ یہ فولاد اس وقت دمشق بھیجا جاتا تھا جس سے تلواریں اور دوسرے آلات حرب بنائے جاتے تھے ۔ یہ تلواریں اپنی مضبوطی اور پائیداری کی بناء پر دنیا بھر میں مشہور تھیں یہ تلواریں لچکدار اور ان کی دھار بہت تیز ہوا کرتی تھی ۔ مسلمانوں کا فولاد سازی کا فن دنیا بھر میں شہرت رکھتا تھا ۔ مسلمانوں کے سپین پر قبضہ کے بعد تیرہویں صدی عیسوی میں فولاد سازی کا فن یورپ میں پھیل گیا اور اس طرح مسلمانوں نے اقوام یورپ کو یہ ہنر سکھایا ۔ مسلمانوں میں جب تلوار چلانے کا ہنر زوال پذیر ہونا شروع ہوا تو فولاد سازی میں ان کی دلچسپی بھی ختم ہو گئی ۔ دنیا والے جب جہالت سے نکل کر سائنسی دور میں داخل ہوئے تو مسلمان سائنسی علوم و فنون سے نابلد ہوتے چلے گئے ۔ یہ حقیقت ہے کہ فولاد سازی کے میدان میں مسلمان سائنس دانوں خاص طور پر کیمیا دانوں اور فولاد سازوں کی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔

فولاد کیا ہے ۔ عام فولاد لوہے اور کاربن کا بھرت (Alloy) ہے جس میں کاربن کی کم سے کم مقدار ۰٫۸ فیصد اور زیادہ سے ۲٫۰ فیصد ہوتی ہے ۔ جب فولاد میں ۰٫۸ فیصد سے زیادہ کاربن موجود ہو تو اس کو زاید کاربن فولاد یا ہائی کاربن سٹیل کہتے ہیں ۔ فولاد میں نکل، کرومیم، کوبالٹ وینیڈیم، ٹنگسٹن، مالیبڈیم وغیرہ جیسے ایک یا ایک سے زائد عناصر کی کم و بیش مقدار کی موجودگی سے اس کے طبعی اور میکانکی خواص بہتر ہو جاتے ہیں ۔ ایسے فولاد کو بھرت فولاد (Alloy steel) کہتے ہیں ۔ لہٰذا عام فولاد کو بھرت فولاد سے علیحدہ سمجھا جاتا ہے ۔

تقریباً ۱۲۰ سال قبل جو فولاد تیار ہوتا تھا اس میں بہت سے نقائص رہ جاتے تھے ۔ مگر اس وقت کے دھات ساز فولاد سازی کے پرانے طریقوں میں عہد حاضر کی طرح اعلیٰ قسم کی بھٹیاں (Furnaces) استعمال نہیں کرتے تھے ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دھات کاری کے علم و فن سے بخوبی روشناس ہونے کے باوجود اس فن کا صحیح استعمال نہ کر سکے ہوں ۔ جس کا اطلاق اعلیٰ قسم کا فولاد بنانے کے لئے ضروری ہے ۔ نتیجتہً لوہے کا استعمال بہ نسبت فولاد زیادہ ہوتا رہا اور فولاد سازی کی صنعت کو خاطر خواہ ترقی نہ ہوئی ۔ جب تک سیمنز اور مارٹن (۱۸۶۵-۶۷ء) نے کھلے بطن کی بھٹی اوپن ہارتھ فرنیس (Open Hearth Furnace) ایجاد نہ کی ۔ اس بھٹی کی ایجاد سے جدید فولاد سازی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی رونما ہوئی۔ اس طریقے کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں خام اشیاء کا استعمال وسیع پیمانے پر ہو سکتا تھا سکریپ (Scraps) یا ٹوٹا پھوٹا لوہا یا فولاد کسی بھی تناسب سے استعمال ہو سکتا تھا ۔

فولاد سازی ایک ایسا طریقہ اور فن ہے جس سے پگ لوہے سے کاربن کی مقدار کم کر دی جاتی ہے اور دیگر شامل شدہ عناصر مثلاً سلیکان سلفر، فاسفورس، مینگانیز کی غیر ضروری مقدار نکال دی جاتی ہے ۔ ان عناصر کی تکسید بذریعہ حرارتی عوامل سے ہوتی ہے ۔ آکسائیڈز (oxides) کی حالت میں گداز میل (slag) میں شامل ہو جاتے ہیں ۔ اگر ضرورت ہو تو مزید ایک یا ایک سے زائد مفید عناصر (مثلاً مینگانیز، نکل، کرومیم، کوبالٹ، وینیڈیم، ٹنگسٹن وغیرہ) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے لوہا جس بھٹی میں تیار ہوتا ہے اسے بلاسٹ فرنیس (Blast Furnace) کہتے ہیں ۔ بلاسٹ فرنیس سے حاصل شدہ لوہے کو انگریزی میں پگ آئرن (Pig Iron) اور اردو میں کندہ لوہا یا پگ لوہا اور عام زبان میں اسے ناخالص لوہا بھی کہتے ہیں ۔ کیونکہ یہ خالص کیمیائی لوہا نہیں ۔ پگ لوہا حقیقت میں لوہے اور کاربن کا بھرت ہے جس میں دوسرے عناصر مثلاً سیلیکان، سلفر اور فاسفورس وغیرہ بطور کھوٹ موجود ہوتے ہیں ۔ کاربن کی مقدار ۲٫۵ سے ۴٫۵ فیصد ہوتی ہے ۔ یہی پگ لوہا فولاد سازی کی بھٹیوں کو مہیا کیا جاتا ہے ۔ پگ لوہا بنانے کے لیے بلاسٹ فرنیس کا چارج مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

ا۔ لوہے کی کچ دھات (Iron ore)

ب۔ کوک (Coke)

ج۔ چونے کا پتھر (Lime stone)

د۔ ہوا کا جھکڑ (Air blast)

اب اگر اس پگ لوہے میں سے کاربن کی مقدار کم کر دی جائے یعنی ۲٫۰ فیصد یا اس سے کم اور ساتھ ہی سیلیکان، سلفر اور فاسفورس کو بھی نکال دیا جائے یا ان کی مقدار بہت ہی کم کر دی جائے ۔ تو ایسا خام لوہا فولاد بن جائے گا ۔ پگ لوہے سے فولاد بنانے کے لیے (Steel making converter) بھٹیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

اور یہ فولاد صرف لوہے اور کاربن کا بھرت نہیں بلکہ اس میں ضروری عناصر مینگانیز، کوبالٹ نکل اور کرومیم وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

نہایت ضروری اعلان

از صدر مجلس کارپرداز ربوہ

برائے ـــــ امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

وصیت کے قاعدہ نمبر ۴۲۵ (ترمیم شدہ در شوریٰ ۱۹۸۱ء) کے تحت ہر جماعت احمدیہ کی طرف سے امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر موصیان (سیکرٹری وصایا) کے دستخطوں سے ہر سال دفتر وصیت کو یہ مثبت رپورٹ آنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے تمام موصیان / موصیات ۔ شرائط وصیت مندرجہ شرط نمبر ۳ "رسالہ الوصیت" و شق نمبر ۷ "ضمیمہ رسالت الوصیت" کو پورا کر رہے ہیں۔

اگر کوئی موصی / موصیہ ان شرائط کو پورا نہ کر رہے ہوں تو ہر ایسے موصی / موصیہ کے بارے میں الگ الگ کاغذوں پر مفصل رپورٹ آنی چاہیئے ۔ الگ الگ کاغذوں پر اس لیے تا انہیں الگ الگ شقوں میں لف کیا جا سکے ۔

حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد اس بارہ میں یہ ہے :۔

"جو شخص وصیت کر کے کچھ مال دیدے ۔ اُسے سہولت سے بہشتی مقبرہ میں جگہ دی جاتی ہے اور نہیں دیکھا جاتا کہ اُس کے اعمال مطابق رسالہ "الوصیت" ہیں یا نہیں ۔ ایسی صورت اگر لاپرواہی سے کوئی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا ہے تو اس کا بار گناہ اجازت دینے والے کی گردن پر ہے اور وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے ۔"

(الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۲۰ء)

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے تحت ہر صدر / امیر جماعت و ہر صدر موصیان اس بات کے مکلف ہیں کہ وہ اس بارہ میں نگرانی رکھیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کی لاپرواہی سے کوئی غیر مستحق شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جائے ۔ نگرانی کرنا اور مرکزی دفتر کو رپورٹ بھجوانا تو اُن کا کام ہے ۔ مرکزی دفتر کو خود بخود تو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ کوئی موصی شرائط وصیت کو پورا کر رہا ہے یا نہیں ۔

پس امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور صدر صاحبان موصیان کا اس کام میں لاپرواہی کرنا انہیں "خدا کے سامنے جوابدہ" بنا دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض اخلاص ۔ دیانت و فراست سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ؂

ناظمین اطفال جائزہ لیں

- کیا آپ اطفال کو ہر ماہ مطالعہ کیلئے مقررہ کتاب کا مطالعہ کرواتے ہیں
- کیا آپ اطفال کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروا رہے ہیں ۔
- کوئی طفل ایسا تو نہیں جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتا یا سیکھ نہیں رہا
- کیا ہر طفل اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کر رہا ہے
- آپ گاہے گاہے اس بات کا جائزہ لیتے رہا کریں ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

" اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کاموں میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو! واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل ذلیل اور حقیر نظر آنے لگیں گی۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ۔ ربوہ)

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے؟

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ

۱۔ ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جاسکتا ہے کم سے کم کر دیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کے لئے روپیہ بچائیں۔ اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

" تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرزِ زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرزِ زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

• خاکسار کے خسر مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب آف کاروان آرٹ پریس راولپنڈی ۲۸ اپریل کو راولپنڈی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کی چار بڑی بیٹیاں امریکہ، کینیڈا اور تنزانیہ میں مقیم ہیں اور بروقت اطلاع نہ ملنے کے سبب آخری بار چہرہ دیکھنے سے بھی محروم رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کا جن میں ایک کم سن لڑکا اور تین نوعمر بچیاں بھی شامل ہیں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(جمیل احمد بٹ پوسٹ بکس ۶۳۸ مورو گورو ۔ تنزانیہ)

• خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عائشہ صدیقہ بنت خان محمد الطاف خان صاحب مرحوم آف دارالفضل قادیان (زوجہ کفایت خان صاحب مرحوم) مورخہ ۷/۵/۸۲ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۰ بجے شب چند دن بیمار رہ کر لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت ملنسار۔ تہجد گذار، مخیر اور ہر ایک کی دلجوئی کرنے والی خاتون تھیں۔ گفتار میں مٹھاس کی وجہ سے غیر از جماعت خواتین کو تبلیغ بھی کرتی تھیں اور وہ ان کی گرویدہ بھی ہو جاتی تھیں اس لئے بہت ہر دلعزیز تھیں۔ وفات کے وقت ان کے پاس صرف ان کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود تھے جبکہ باقی بچے بیرونِ ملک تھے۔ ۸/۵/۸۲ کو جنازہ ربوہ لا کر بعد نماز ظہر مسجد مبارک کے پاس نماز جنازہ پڑھی گئی اور دو بجے کے قریب مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ابھی دو ہفتے قبل وہ ہمارے بڑے بھائی کی وفات پر ربوہ آئی تھیں اور اسی سلسلہ میں ابھی تک یہاں مقیم تھیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہم پس ماندگان کے لئے صبر اور مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (عبدالاکبر خان ربوہ)

مطالعہ کتب اطفال الاحمدیہ

ماہ مئی میں "اسلام کی باتیں" اطفال کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ تمام اطفال اس کا مطالعہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ و ناظمین اضلاع انصار اللہ کی خدمت میں گزارش

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست ۱۹۸۲ء میں ہوگا۔ اس کے لیے درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء سے قبل وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لیے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لیے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں سو ہوں تو بہتر ہے۔"

اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری جماعت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں :-

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے، لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو بچے دیں جامعہ کے لیے لیکن ذہین بچے۔"

میٹرک کا امتحان شروع ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ برائے مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ اور سیدنا حضرت اقدس کے جانشینوں کے ارشادات کی تعمیل کی طرف ابھی سے توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے بھجوائیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوگا اس میں جہاں جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے وہاں کے نمائندگان شرکت کے لیے ابھی سے تیاری کریں۔ ہر لجنہ سے خواہ وہاں تین ممبرات ہی ہوں نمائندہ کی شرکت لازمی ہے۔

چونکہ ہمارا اجتماع امسال پہلے سے ایک ہفتہ قبل ہو رہا ہے اس لیے تمام صدر صاحبات لجنات اپنا اپنا چندہ ستمبر کے شروع میں ہی وصول کر کے بھجوا دیں۔ نیز اپنی سالانہ رپورٹیں بھی یکم اکتوبر تک پہنچا دیں۔ رپورٹ مختصر اور جامع ہونی چاہیئے۔ رپورٹ کی دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائی جائیں۔ شکریہ۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میری بچی عزیزہ فریدہ بشریٰ نے سرگودھا بورڈ سے آٹھویں جماعت کا امتحان دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے عزیزہ ۷۰ فیصد سے زائد نمبر لے کر کامیاب ہوئی ہے اور عزیزہ کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ عزیزہ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول میں دوسرے نمبر پر آئی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کی کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابی سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (محمد اسلم ایاز کوارٹر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کے درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداران سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۵/۸۲ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں گیارہ بجے قبل دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ زرضمانت کال ایٹ ڈیپازیٹ کی صورت میں ٹنڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا۔ جس کے بغیر کوئی ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ ٹنڈر فارم بحساب ۲۵/- روپے فی ٹنڈر فارم دفتر سپرنٹنڈنگ انجینئر ضلع کونسل جھنگ سے ایک روز قبل تک دوران اوقات کار حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ چیئرمین ضلع کونسل جھنگ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دیں۔ تفصیلی شرائط ٹنڈر فارم میں درج ہیں۔

نوٹ:۔ بلوں کی ادائیگی فی طور پر منظور شدہ تخمینہ جات کے مطابق کی جائے گی میٹریل بذمہ ٹھیکیدار ہوگا چھوٹے کاموں کے اسٹیمٹ دفتر سے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	میعاد
۱۔	سپیشل مرمت پرانی خوشاب روڈ تا دوبہ کالونی موتھ پل	۳۸۸۰۰۰/-	۷۸۰۰/-	۴ ماہ
۲۔	تعمیر سڑک اٹھارہ ہزاری کوٹ مراد۔ ۵ فرلانگ۔	۲۸۰۰۰/-	۵۶۰۰/-	۲ ماہ
۳۔	تعمیر تین عدد دوکانات بمقام یوسف شاہ روڈ (لیڈی کلب)	۴۲۳۰۰/-	۹۰۰/-	۱½ ماہ
۴۔	تعمیر بقایا کام لنک روڈ وٹن	۲۱۱۰۰۰/-	۴۲۰۰/-	۲ ماہ تاریخ منظوری
۵۔	تعمیر پل موڑ منڈی شاہ جیونہ روڈ۔	۴۹۰۰۰/-	۱۰۰۰/-	۱½ ماہ "

(ب) مندرجہ ذیل ڈسپنسریوں کی پرانی عمارت کا ملبہ جو موقع پر کھڑا ہے بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ بعد اختتام بولی موقع پر وصول کیا جائے گا۔ بقیہ زر نیلام رقم بعد از منظوری سالم وصول کیا جائے گا اور ملبہ ۱۵ یوم کے اندر اندر اٹھانا ہوگا۔ کاروباری حضرات اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

نمبر شمار	نام عمارت	تاریخ و وقت
۱۔	رورل ڈسپنسری بھوانہ	صبح ۱۱/۸۲-۵-۱۹ بمقام بھوانہ
۲۔	انڈور وارڈ شاہ جیونہ	" ۱۰/۸۲-۵-۲۰ بمقام شاہ جیونہ

(پ) نیلام درختان سڑکات ضلع کونسل جھنگ۔

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ درج ذیل سڑکات کے درختان ان کے محاذ میں درج شدہ تاریخ کو بمقام نیلام عام کئے جائیں گے۔ جملہ درخت سمر خشک۔ گرے ہوئے جیسے کھڑے گرے ہوتے ہیں۔ نیلام ہوں گے۔ قابل نیلام درختان پر نشان کراس لگے ہوتے ہیں۔ بولی دہندگان درختان کو دیکھ کر بولی دیں اور فائدہ اٹھائیں۔ درختان کا اندازہ لکڑی عمارتی و سوختنی کی تفصیل دی جاتی ہے زر نیلام کا ۱/۴ حصہ موقعہ پر وصول ہوگا۔ اور بقیہ رقم بعد منظوری سالم وصول کی جائے گی۔ بولی دینے سے قبل مبلغ ۵۰۰۰/- روپے زرضمانت قابل واپسی داخل کرنی ہوگی۔

نمبر شمار	نام سڑک	تعداد درختان	اندازہ لکڑی	اندازہ لکڑی عمارتی	اندازہ لکڑی سوختنی	وزن بالن	تاریخ نیلام
۱۔	شورکوٹ سوالی	۴۸ عدد	۱۵۸٫۲۰ کیوبک فٹ	۱۹۳٫۵۶ کیوبک فٹ		۲۰۶ من	۱۷/۵/۸۲ بوقت ۱۱ بجے دفتر لوکل ہیڈ کلرک شورکوٹ
۲۔	ویڑھ مراد والا۔	۲۸۴ عدد	۴۹۴٫۵۶ کیوبک فٹ	۲۰۷٫۶۱ کیوبک فٹ	۱۸۸٫۲۰ من		۱۸/۵/۸۲ ۱۱ بجے بمقام سڑک موقعہ
۳۔	ویڑھ عادل والا۔	۲۰۷ عدد	۵۱۱٫۸۰ کیوبک فٹ	۵۷۰۵٫۶۷ کیوبک فٹ	۱۳۰۳ من		۱۹/۵/۸۲ ۱۲ بجے دوپہر بمقام موقعہ سڑک
۴۔	جھنگ شاہ پور۔ کوٹ عیسیٰ شاہ	۱۴۴ عدد	—	۱۶۰۱٫۱۹ کیوبک فٹ کیکر ۱۸۰۵ بیری ۴۲۲۸۸ جنڈ	۱۶۸۱٫۲۰ من	کوٹ عیسیٰ شاہ	۲۰/۵/۸۲ ۱۲ بجے بمقام
۵۔	پھل باغ ضلع کونسل	پھلدار درخت آم۔ کنو۔ جامن وغیرہ					۱۶/۵/۸۲ ۱۱ بجے بمقام دفتر ضلع کونسل

نیلام ٹھیکہ جات

(ت) ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع کونسل کی مشہور و معروف منڈی ہائے مویشیاں دیگر ٹھیکہ جات گزوات۔ اراضیات ٹول ٹیکس وغیرہ کا نیلام مطابق تواریخ مقامات اور اوقات مندرجہ محاذ کیا جائے گا۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی یا دوران دفتری اوقات دفتر ہذا سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لا کر بولی میں شرکت کریں اور اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

نمبر شمار	قسم ٹھیکہ	میعاد ٹھیکہ	تاریخ نیلام	وقت نیلام	مقام نیلام
۱۔	منڈی مویشیاں جھنگ صدر	ایک سال	۲۵/۵/۸۲	۹/۰۰ بجے صبح	جناح ہال ضلع کونسل
۲۔	" " محمد شاہ	"	"	"	"
۳۔	" " قائم بھروانہ	"	"	"	"
۴۔	" " ۱۸ ہزاری	"	"	"	"
۵۔	" " شورکوٹ	"	"	"	"
۶۔	" " چنڈ بھروانہ	"	"	"	"
۷۔	بکر منڈی امین پور۔	"	"	"	"
۸۔	منڈی مویشیاں بھریڑی	"	"	"	"
۹۔	" " بلو	۳ سال	"	"	"
۱۰۔	" " پل منگوانہ	"	"	"	"
۱۱۔	ٹول ٹیکس لائیاں کانڈیوال	ایک سال	"	"	"
۱۲۔	" " بھوانہ سرشمیر	"	"	"	"
۱۳۔	" " ماچھی سلطان چک ۸۱ ہ	"	"	"	"
۱۴۔	" " متھریہ چک ۱۳۸	"	"	"	"
۱۵۔	" " شورکوٹ ڈکلاں	"	"	"	"
۱۶۔	" " قائم بھروانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	"	"	"
۱۷۔	لنک روڈ چک ارائیاں	"	"	"	"
۱۸۔	موکھیانہ موچیوالہ	"	"	"	"
۱۹۔	سائیکل سٹینڈ پل منگوانہ	"	"	"	"
۲۰۔	" " مہرانوالی	"	"	"	"
۲۱۔	ٹھیکہ ذیل گھر ضلع کونسل	"	"	"	"
۲۲۔	اوڈا ٹانگہ چنیوٹ	"	"	"	"
۲۳۔	دوکانات نمبر ۲۔۳۔۴۔ عابد حسین چوک	"	"	"	"
۲۴۔	گزوات ضلع جھنگ	۵/۶/۸۲	"	"	"
۲۵۔	اراضی موضع حسن	"	"	"	"
۲۶۔	" " مونڈا	"	"	"	"
۲۷۔	" سول اسپتال	"	"	"	"
۲۸۔	" کوٹ لکھنانہ	"	"	"	"
۲۹۔	" کوٹ قاضی	"	"	"	"
۳۰۔	" ماچھیوال	"	"	"	"
۳۱۔	" سرنگا	"	"	"	"
۳۲۔	" دروڑ	"	"	"	"
۳۳۔	" ملیوانہ فدیہ	"	"	"	"
۳۴۔	دوکانات نمبر ۱۳ تا ۱۹ بمقام چنیوٹ	۱۹/۵/۸۲	"	"	"

المشتہر
چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
فون نمبر ۶۰۷۶

۳۰۰۴ ۱،۲،۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ (شمالی علاقہ) برطانیہ کا پہلا کامیاب اجتماع

محترم امام صاحب مسجد فضل لنڈن اور برطانیہ میں مقیم احمدی مبلغین نے شرکت کی

لنڈن مشن سے جناب مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ برطانیہ نے بذریعہ ٹیلکس اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کے شمالی علاقوں کے اطفال کا پہلا کامیاب اجتماع ہڈرزفیلڈ میں احمدیہ مشن کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

اس موقعہ پر افتتاحی خطاب کرتے ہوئے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے ننھے منے بچوں کو مستقبل قریب میں ان پر عائد ہونے والی عظیم تر ذمہ داریوں کے متعلق بتایا آپ نے کہا کہ اس وقت تم دنیا کے قائد اور راہنما ہو گے۔ اس لیے ابھی سے اس کے لیے تیاری کرو تا ان ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں نبھا سکو جو تمہارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں اس اجتماع میں مبلغین برطانیہ محترم مرزا محمود احمد صاحب اور محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے علاوہ برطانیہ کے نیشنل قائد جناب محمد اسلم جاوید صاحب نے بھی شرکت کی۔

محترم ساقی صاحب نے اپنے مراسلہ میں لکھا کہ اس اجتماع کے جملہ انتظامات شمالی ریجن کے قائد جناب حمید اللہ خان کی نگرانی میں مقامی کارکنان نے کئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع میں برمنگھم سے لیکر گلاسگو تک شمالی ریجن کی تمام مجالس نے شرکت کی۔ اور یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوئی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں: مینیجر الفضل

سترہویں فضل عمر درس القرآن کلاس

۲۸ر جولائی تا ۱۱ر اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ سترہویں فضل عمر درس القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد ۲۸ر جولائی تا ۱۱ر اگست ۱۹۸۲ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین (طلباء و طالبات) کو درس القرآن کی اس نہایت اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پرزور تحریک فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔

وباللہ التوفیق

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اظہار تشکر

والد بزرگوار محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال پرملال پر بے شمار بزرگوں، محسنوں، اور دوستوں نے اثر انگیز مشفقانہ مکاتیب کے ذریعہ ہمارے دکھ اور غم کو بانٹنے کی سعی فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ انفرادی طور پر ان تمام احباب و خواتین کا خطوط کے ذریعے بھی شکریہ ادا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سردست الفضل کی وساطت سے ہم ان تمام محسنین اور محبین کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس شفقت و عنایت اور دینی اخوت کے اظہار کی بہترین جزا عطا فرمائے اور انہیں ہر نوع کے غم و حزن و الم سے محفوظ و مامون رکھے

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے دیرینہ رفیق کی نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ کی خاک پاک میں مقام نصیب ہوا۔

بزرگان جماعت اور مخلصین سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد بزرگوار کے مدارج بلند فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چل کر مقبول خدمت دین اور بے لوث خدمت انسان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ آمین۔

خاکسار

(لطف الرحمٰن محمود کینیا۔ سیرالیون۔ لطف المنان۔ اوگالہ۔ یو۔ ایس
شفیق الرحمٰن نیر۔ روچسٹر یو ایس۔ امۃ اللطیف کینی۔ نائیجیریا۔ امۃ الرفیق
حال وارد یو۔ ایس۔ امۃ السمیع بیڈا نائیجیریا۔ امۃ النصیر کراچی۔ حبیب الرحمٰن ساجد ربوہ)

اظہار تشکر و درخواست دعا

خاکسار گذشتہ سال سے آنکھوں میں موتیا اتر آنے کے باعث بیمار رہا ہے۔ ایک آنکھ کا اپریشن ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا اور دوسری آنکھ کا اپریشن ۲۸ر مارچ ۱۹۸۲ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹر کرنل نسیم احمد صاحب نے کیا۔ الحمدللہ کہ اپریشن کامیاب ہوئے اور خدا کے فضل سے اب خاکسار روبصحت ہے۔ خاکسار جملہ احباب کرام جنہوں نے بکثرت بذریعہ خطوط اور خود تشریف لاکر روایتی ہمدردی اور اخلاص سے عیادت کی کا بے حد ممنون احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو احسن جزا دے۔ آمین۔ نیز احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معمور الاوقات خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے خاص فضل سے نوازے

(نصراللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ۔)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۱۰۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

(انشاء اللہ تعالیٰ)
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
بالمقابل
مشہور دواخانہ ربوہ
الوان محمود
میں ۲۷ اور ۲۸ر مئی ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر: مشہور دواخانہ ربوہ

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف نگر ۳۲۰۶۹۳

شفتل اور برسیم سے ہونے والا
جانوروں کا اپھارہ
نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کٹار۔ زہرباد۔ واہ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" حاصل کریں!
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس۔ ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

BRITISH AIR WAYS
Phone No. 493
آپکی خدمت میں پیش پیش
Information Office
AQSA ROAD RABWAH
برٹش ایئرویز اقصیٰ روڈ ربوہ
ایئر ریزرویشن اور ہوائی سفر کی ہر قسم کی معلومات کے لئے